رسائل و مسائل

بدری صحابیوں کی مغفرت اور قنوتِ نازلہ

سوال: سوال یہ ہے کہ جنگ تبوک سے جو تین صحابہ پیچھے رہ گئے تھے اُن میں دو بدری بھی تھے۔ جن کے متعلق قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے اپنی رضامندی کی سند بھی دے دی تھی اور تینوں سچے اور پختہ مسلمان تھے۔ نیت میں بھی کوئی کھوٹ معلوم نہیں ہوتی۔ اگر کوئی چیز نظر آتی ہے تو وہ ذرا سی سستی۔ پھر باوجود اتنے کمالات کے انہیں اتنی سخت سزا کیوں دی گئی اور پورے پچاس دن کے بعد اُن کی توبہ قبول ہوئی۔ حالانکہ بدر میں شامل ہونے والوں کو سب کچھ معاف کر دیا گیا تھا۔

دوسرا سوال یہ ہے کہ آج مسلمان دنیائے کفار کے حملوں سے دونوں طرف سے گھرے ہوئے ہیں اور حدیث شریف میں آتا ہے اگر مسلمان اس قسم کے خطرات میں گھر جائیں تو دعائے قنوت نازلہ اپنی نمازوں میں پڑھا کریں۔ ۱۹۶۵ء میں جب ہندوستان نے حملہ کیا تھا تو مجھے یاد ہے کہ سرحد اکوڑہ خٹک کے دارالعلوم جامع کے صدر بادشاہ گل صاحب مرحوم نے پورے صوبے کا دورہ اسی خاطر کیا تھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ سنت زندہ کی جائے۔ مجھے خوب یاد ہے کہ تمام امام صاحبان نے یہ دعا پڑھنی شروع کر دی تھی اور بادشاہ گل صاحب صرف اس ایک سنت کے زندہ کرنے پہ زور دے رہے تھے۔

مگر اب ان حالات سے زیادہ افغانستان اور پاکستان کفار کی زد میں ہیں مگر یہ آواز کسی ادارہ سے نہیں آ رہی ہے، حالانکہ بڑے بڑے لاکھوں کی تعداد میں مسلمانوں کے اجتماعات ہوتے رہتے ہیں۔ مگر یہ چیز کہیں نہیں ملتی۔

جواب: اہلِ بدر کے بارے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد لعل: اللہ اطلع علیٰ اہل بدر فقال اعملوا ما شئتم فقد غفرت لکم[1] "شاید اللہ تعالیٰ نے اہلِ بدر کا حال معلوم کر لیا ہے اور فرمادیا ہے کہ تم جو چاہو کرو میں نے تمہیں بخش دیا ہے"۔ کا یہ مطلب نہیں کہ اہلِ بدر احکام شرعیہ کے مکلف نہیں رہے یا اُن سے کسی کوتاہی پہ دُنیوی مواخذہ نہیں ہو گا۔ بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ جب اُن سے کوئی کوتاہی ہوگی تو اللہ تعالیٰ اُس کی مغفرت کا سامان کر دے گا اور انہیں ایسے کام کی توفیق عنایت فرمادے گا کہ اس کی بنا پر اُن کی اُخروی سزا معاف ہو جائے۔ جن بزرگ صحابہؓ کے متعلق آپ نے سوال کیا ہے اگر آپ ان کے واقعہ میں غور و فکر کرتے تو آپ پر یہ حقیقت واضح ہو جاتی کہ انتہائی کٹھن موقعہ پر انہیں سچ بولنے اور منافقین کی طرح جھوٹے اعذار پیش کرنے سے اجتناب کی توفیق غزوۂ بدر میں شرکت کی بدولت ہی نصیب ہوئی اور انہوں نے وہ استقامت دکھلائی کہ جس پر اللہ تعالیٰ نے قیامت تک کے لیے پڑھی جانے والی کتاب میں اُن کا ذکر خیر..... نازل فرمادیا۔ آپ کا یہ کہنا کہ اُن کی کوتاہی معمولی تھی اُس وقت درست ہوتا جب خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کی کوتاہی کو غیر معمولی قرار نہ دیا ہوتا۔ لیکن جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی کوتاہی کو غیر معمولی قرار دے کر ان کا بائیکاٹ کیا تو پھر کیسے کہا جا سکتا ہے کہ یہ محض ایک چھوٹی سی کوتاہی تھی۔

آپ کے دوسرے سوال کا جواب یہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلسل قنوتِ نازلہ کبھی نہیں پڑھی، بلکہ ایک موقع پر زیادہ سے زیادہ ایک مہینہ تک اُسے پڑھا۔ پھر دوسرے موقع پہ دوبارہ پڑھا۔ علامہ ابن تیمیہ فرماتے ہیں" والصواب هو القول الثالث الذی علیه جمهور اهل الحدیث وکثیر من ائمة اهل الحجاز وهو الذی فی الصحیحین وغیرهما انه صلی الله علیه وسلم

[1] اہل بدر جس تربیت اور جن امتحانات اور جس آخری شدید مرحلۂ آزمائش سے خلوص نیت اور کردار درخشاں کے ساتھ گذرے وہ اس بات کی شہادت ہیں کہ اُن کے دلوں میں جان بوجھ کر گناہ کرنے کی قوت کام نہیں کر سکے گی۔ لیکن اللہ نے گناہ معاف کیے۔ ظاہری قانون اور نظم کے خلاف جس کسی سے بھی کوئی غلط کاری ثابت ہو جائے خواہ وہ گواہی سے ہو، اعترافِ قصور سے ہو، اس پہ قانونی اور سماجی کارروائی تو بہر حال ہوگی (ن ۔ ح)